خطباتِ منیر

فی رفعت

سراجِ منیر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

تالیف

مولانا مُنیر احمد مُعاویہ

مکتبہ امامِ اعظمؒ

اڈہ تلونڈی ضلع قصور

0300-0331-6588153

Scanned with CamScanner

آمد سراج منیر ﷺ

اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ الْمُتَأَدِّبِیْنَ بِاٰدَابِہٖ--------

اما بعد

أَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۵ قَدْ جَاءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتَابٌ مُّبِیْنٌ۔ صدق اللّٰہ العظیم (سورۃ المائدہ آیت ۱۵)

قسمت سے مل گئی ہے قیادت حضور ﷺ کی
اللہ کا کرم ہے عنایت حضور ﷺ کی
دو لفظ ہیں خلاصۂ عرفان و آگہی
وحدانیت خدا کی رسالت حضور ﷺ کی
بھرلی ہیں ہرگدانے سعادت سے جھولیاں
نگری رہے ہمیشہ سلامت حضور ﷺ کی
گل کی مہک صبا کی روشنی چاندنی کی رو
یہ سب کے سب ہیں گرد لطافت حضور ﷺ کی
پڑھ کر درود نطق بھی سرشار کیوں نہ ہو
اس میں جھلک رہی ہے فصاحت حضور ﷺ کی
آمد کا مژدہ دے گئے تھے خلیل بھی
سمجھا گئے مسیح علامت حضور ﷺ کی

درود پاک: آپ بھی پڑھ لیں۔

اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی

Scanned with CamScanner

اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ
بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ
وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

معزز سامعین! آج میں آپ کے سامنے سرکارِ دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت اور اس کے متعلقات کے بارے کچھ عرض کروں گا میں جو کچھ کہنا چاہتا ہوں اللہ مجھے صحیح صحیح کہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میرا حضور ﷺ کی شان بیان کرنا ایسے ہی ہے جیسے سورج کے سامنے چراغ کو لا کر رکھ دیا جائے مگر پھر بھی اپنی طاقت کے مطابق کچھ نہ کچھ عرض کروں گا اس لیے کہ ہر ایک نے نبی کی شان بیان کی ہے میرا بھی حق بنتا ہے کہ میں ایک امتی ہونے کے ناطے حضور ﷺ کی شان کو بیان کروں۔

میرے بھائیو!

- ذکرِ رسول ازل سے شروع ہے اور ابد تک رہے گا۔
- ذکرِ رسول کب سے شروع ہے کس وقت سے شروع ہے۔
- کس دور سے شروع ہے۔ کس زمانے سے شروع ہے۔
- ذکر رسول ہر دور سے پہلے شروع ہے ہر زمانے سے پہلے شروع ہے۔
- بلکہ ازل سے شروع ہے اور ابد تک رہے گا۔
- ہر چیز کو فنا ہے مگر ذکرِ رسول کو فنا نہیں اس لیے کہ ذکر رسول کرنے والا خود خدا ہے اور خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ تک ہے۔
- معزز ساتھیو! عالم ارواح میں آپ کا نام
- آپ ﷺ کا نام حضرت آدم علیہ السلام کی زبان پر
- آپ ﷺ کا نام حضرت شیث علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت نوح علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت یونس علیہ السلام کی زبان پر۔

Scanned with CamScanner

- آپ ﷺ کا نام حضرت ادریس علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت صالح علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت ھود علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت یعقوب علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت ایوب علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت داؤد علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت سلیمان علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت یوسف علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت ابراھیم علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت اسحاق علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زبان پر۔
- آپ ﷺ کا نام حضرت ھارون، زکریا، یحییٰ علیہ السلام کی زبان پر الغرض حضرت آدم علیہ السلام سے عیسیٰ علیہ السلام تک ہر نبی کی زبان پر آپ کا نام ہر دور میں کسی نہ کسی طریقے سے محبوب رب کا ذکر ہوتا رہا۔

ہر دور میں زبان پر رہا آپؐ ہی کا ذکر
دی ہر نبی نے جن کی خبر آپؐ ہی تو ہیں

فرمانِ رسول

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

اَنَا دَعْوَةُ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ وَبَشَارَةُ عِیْسٰی وَرُؤْیَا اُمِّی الَّتِیْ رَاَتْ فِی الْمَنَامِ۔ یعنی میں اپنے باپ ابراھیم علیہ السلام کی دعا کا نتیجہ ہوں، عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی والدہ کے خواب کی تعبیر ہوں جو انہوں نے سوتے میں دیکھا تھا۔

(خصائص کبریٰ)

Scanned with CamScanner

نہ جب تھا نہ اب ہے نہ ہوگا میسر
شریک خدا اور جواب محمد ﷺ

معزز سامعین!

آپ کی ولادت باسعادت کا مرحلہ ابھی نہیں آیا تھا اور آپ کی بعثت کا زمانہ ابھی دور تھا لیکن آپ کا ذکر ہر دور میں ہوتا رہا اور آج بھی ہو رہا ہے۔

آپ کا ذکر عالم ارواح میں ہو رہا ہے آپ کا ذکر ابراھیم کی دعاؤں میں ہو رہا ہے آپ ﷺ کا ذکر موسیٰ علیہ السلام کی تورات میں ہو رہا ہے۔عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل میں ہو رہا ہے سرداران عرب کے خوابوں میں ہو رہا ہے۔آپ کا ذکر فضاؤں میں ہو رہا ہے۔ہواؤں میں ہو رہا ہے۔آسمان پر ہو رہا ہے۔زمین پر ہو رہا ہے۔عرب میں ہو رہا ہے۔عجم میں ہو رہا ہے۔مشرق میں ہو رہا ہے۔مغرب میں ہو رہا ہے۔شمال میں ہو رہا ہے۔جنوب میں ہو رہا ہے۔خشکی میں ہو رہا ہے۔تری میں ہو رہا ہے۔بحر میں ہو رہا ہے۔برّ میں ہو رہا ہے۔

الغرض آپ کا ذکر خیر سارے جہان میں ہوز ہا ہے۔

آیئے تصورات کی دنیا میں مکہ مکرمہ چلتے ہیں اللہ کا گھر تعمیر ہو رہا ہے۔دیواریں بنائی جا رہی ہیں۔پتھر لگائے جا رہے ہیں۔دیکھو! اس عمارت کا معمار بھی اعلیٰ اور مزدور بھی اعلیٰ۔یہ سر زمین بھی اعلیٰ خلیل کی جبیں بھی اعلیٰ یہ حطیم بھی اعلیٰ۔یہاں کا مقیم بھی اعلیٰ۔بنایا جا رہا ہے۔بیت اللہ۔معمار خلیل اللہ مزدور ذبیح اللہ۔نگران خود اللہ اور مانگا جا رہا ہے محمد رسول اللہ ﷺ۔

اللہ کے گھر کی تعمیر مکمل ہو چکی اب معمار اور مزدور دیوارِ کعبہ سے ذرا ہٹ کر کھڑے ہو جاتے ہیں۔نظریں کعبہ پر جمی ہوئی ہیں۔یہ دونوں کعبے کو دیکھ رہے ہیں اور کعبے کا خدا ان دونوں کو دیکھ رہا ہے باپ بھی خوش بیٹا بھی خوش خلیل بھی خوش ذبیح بھی خوش حضرت جدالانبیاء علیہ السلام عرض کرتے ہیں۔یا اللہ! کچھ مانگنا چاہتا ہوں۔اللہ نے فرمایا اے ابراھیم اب تک میں کہتا آیا ہوں آپ مانتے آئے ہیں۔اب مانگنا آپ کا کام ہے اور عطا فرمانا میرا کام ہے عرض کی یا اللہ آپ کے حکم پر میں نے ماں کی محبت کو قربان کیا۔باپ کی محبت کو قربان کیا۔برادری اور خاندان کی

Scanned with CamScanner

الفت کو قربان کیا۔ مال تھا مہمانوں پر قربان کر دیا یا اللہ آپ کی یکتائی کے لیے میں نے نمرود کے بھرے دربار میں اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر مقابلہ کیا آپ کی توحید کی خاطر مجھے نارِ نمرود میں پھینکا گیا۔ آپ کے حکم پر میں نے وطن کو خیر باد کہہ دیا اور آپ کی محبت کو بیٹے کی محبت پر ترجیح دیتے ہوئے میں نے فرزندِ ارجمند کے گلے پر چھری رکھ دی اور اب آپ کے حکم پر بیت اللہ تعمیر کر دیا اب تک جو آپ نے کہا وہ میں نے مانا۔ یا اللہ۔ اب میری درخواست کو ماننے کا وقت نہیں آیا۔ ارشاد ہوا۔ اے میرے خلیل مانگو تو سہی۔ دامن پھیلاؤ تو سہی ہاتھ اٹھاؤ تو سہی۔ مانگ کر دکھاؤ تو سہی۔ مجھے اپنی کبریائی کی قسم ابھی تیرے دعا والے ہاتھ منہ پر نہیں پھریں گے کہ میں تیری دعا کو پہلے قبول فرمالوں گا میرے بھائیو! اب دونوں باپ بیٹا ہاتھ اٹھا کر عرض کرتے ہیں۔ خلیل دعا کرتے ہیں ذبیح آمین کہتے ہیں قرآن نے وہی الفاظ نقل کر دیئے فرمایا۔

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ ايَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿۱۲۹﴾ (سورۃ البقرہ آیت ۱۲۹)

اے ہمارے پروردگار انہیں میں سے ایک برگزیدہ رسول ان میں مبعوث فرما۔ وہ ان پر تیری آیات تلاوت کرے اور ان کو کتاب و حکمت سکھلائے اور انہیں پاک کرے بے شک تو ہی غالب حکمت والا ہے۔

تمام مفسرین کا اتفاق ہے کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام کی اس دعا میں رسولاً سے مراد حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات گرامی ہے، ایک دعا وہ جو میں مانگتا ہوں ایک دعا وہ جو علماء فقہاء صلحاء مانگتے ہیں۔ ہم دعا مانگتے ہیں مسجد میں۔ گھر میں درس گاہ میں۔ مکتب میں۔ کمرے اور دکان میں لیکن جس دعا کا ذکر اس وقت میں کر رہا ہوں یہ دعا حضرت خلیل نے مقام ابراھیم پر کھڑے ہو کر کعبہ کو سامنے رکھ کر دربار الٰہی میں کی تھی اور کہا تھا اے اللہ تیرا گھر ہم نے تعمیر کر دیا ہے اب اس کی آبادی کے لیے محمد ﷺ خطیب بنا کر مبعوث فرما دے۔

Scanned with CamScanner

معزز سامعین! دعا مانگنے والا خلیل اللہ۔ آمین کہنے والا ذبیح اللہ۔ دعا مانگنے کی جگہ بیت اللہ۔ جس سے مانگا جارہا ہے۔ وہ اللہ۔ اور جو مانگا جارہا ہے وہ محمد رسول اللہ ﷺ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

سب کچھ مانگ لیا تجھ کو خدا سے مانگ کر
اٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دعا کے بعد

اللہ تعالیٰ کو حضرت ابراھیم علیہ السلام کے دعائیہ کلمات اتنے پسند آئے کہ خالق ارض و سماء نے ان کو قرآنی الفاظ بنا کر نازل فرمادیا اور ان الفاظ کو قیامت تک کے لیے محفوظ فرمادیا۔ کہ جب تک زمین رہے گی جب تک آسمان رہے گا جب تک مکیں رہے گا جب تک مکاں رہے گا اور جب تک نظام کائنات جاری وساری رہے گا۔ قرآن مجید تلاوت ہوتا رہے گا اور جب تک قرآن حکیم تلاوت ہوتا رہے گا دعائے ابراھیم کا ذکر ہوتا رہے گا۔

نوید مسیحا

جیسے جیسے ولادت مصطفیٰ ﷺ اور آمد مصطفیٰ ﷺ کا زمانہ قریب آرہا تھا ویسے ویسے آپ کی تشریف آوری کے تذکرے عوام وخواص کی زبان پر ہورہے تھے اور اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی قدرتِ کاملہ سے ایسے اسباب پیدا فرما رہا تھا کہ اب بات صرف اوصاف خصائص علامات تک نہیں بلکہ آگے نام کے اظہار تک پہنچنے والی ہے بلکہ پہنچ چکی تھی۔ وہ تذکرہ رسول جو عالم ارواح میں میثاقِ انبیاء سے شروع ہوا تھا وہ اب عملی صورت اختیار کرنے والا تھا۔ اور ہر نبی ہر رسول ہر پیغمبر نے جو خوشخبری امت کو سنائی تھی۔ وہ خوشخبری ظہور پذیر ہونے والی تھی۔

عیسیٰ علیہ السلام کے دو خصوصی اعلان

دعائے خلیل کو کم وبیش دو ہزار سال کا عرصہ گذر چکا تھا جب اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے آخری نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے ان کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کے بطن سے پیدا فرمایا۔ اور عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے آخری پیغمبر تھے جب انہوں نے اپنے فرائضِ نبوت ادا کرنا شروع کیے تو آپ جہاں جاتے دو اعلان ضرور کرتے ایک یہ کہ وَ رَسُوۡلًا اِلٰی

Scanned with CamScanner

بَنِیْ اِسْرَآئِیْل (آل عمران) میں بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں اور دوسرا اعلان یہ کہ اے بنی اسرائیل؟ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں میں اپنے سے پہلی کتاب تورات کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اپنے بعد آنے والے رسول کی خوشخبری دینے والا ہوں وَمُبَشِّرًام بِرَسُوْلٍ یَّأْتِیْ مِنم بَعْدِیْ اسْمُهٗ اَحْمَدُ۔ جس کا نام نامی احمد ہوگا۔ اللہ نے اسی خوشخبری کو قرآن کا جامہ پہنا کے ہمارے پاس بھیج دیا اس لیے کہ اس خوشخبری کے تذکرے قیامت تک ہوتے رہیں

حضرات محترم! آج بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وہ خوشخبری جو انہوں نے نزول قرآن سے تقریباً چھ سوسال پہلے دی تھی قرآن کی شکل میں ہمارے پاس موجود ہے اللہ نے اعلان فرمادیا وَاِذْقَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰةِ وَمُبَشِّرًام بِرَسُوْلٍ یَّأْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ۔ (سورۃ الصف آیت ٦)

ولادت کا سال

جس سال رسولِ رحمت ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اسے عام الفیل یعنی ہاتھیوں والا سال کہا جاتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس سال اور اس میں پیش آنے والے اہم واقعہ کا ذکر فرمایا ہے۔

واقعہ یہ ہے۔

ابرھہ یمن کا بادشاہ تھا ایک دفعہ چلتا چلتا مکہ آیا اور حج کے ایام تھے اس نے دیکھا کہ لوگ جوق در جوق یہاں آرہے ہیں اور بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں اس کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھتے ہیں تو اس نے بطور حسد صنعا میں ایک کلیساء تیار کروایا اس کا مقصد تھا کہ مکہ سے حاجیوں کا رخ موڑ دوں اور لوگ کعبہ کی بجائے اس کلیساء کو دیکھنے آئیں بنی کنانہ کے ایک آدمی کو اس کی خبر ہوئی وہ رات کے وقت نکلا اور اس کلیسا میں غلاظت پھینک دی جب ابرھہ کو اس کا پتہ چلا تو اس نے قسم کھائی کہ میں بیت اللہ کو گرادوں گا اور اس کے بعد ابرھہ نے ہزاروں جنگجو اور بہادر

Scanned with CamScanner

سپاہیوں پر مشتمل لشکر لے کر کعبۃ اللہ کو گرانے کے لیے بیت اللہ کی اینٹ سے اینٹ بجانے کے لیے اور حرم پاک کو مٹانے کے ارادہ سے مکہ مکرمہ کی طرف سفر شروع کیا۔ اس لشکر میں ہاتھیوں کا ایک دستہ بھی شامل تھا۔ ابرھہ ''محمود'' نامی ہاتھی پر سوار تھا اور خود لشکر کی قیادت کر رہا تھا۔ ابرھہ کا لشکر جب مکہ مکرمہ کے قریب خیمہ زن ہوا تو اس کے فوجیوں نے لوٹ مار شروع کر دی اور لوگوں کے اونٹ، بھیڑ اور بکریاں ہانک کر اپنے پڑاؤ میں لے آئے۔ ان میں مکہ کے سردار اور رسول محترم ﷺ کے دادا جناب عبدالمطلب کے دو سو اونٹ بھی شامل تھے۔

ابرھہ نے اپنا ایک قاصد مکہ میں بھیجا کہ وہاں کے سردار کو اطلاع کرے کہ ہم اہل مکہ سے جنگ کرنے نہیں آئے بلکہ ہمارا مقصد صرف خانہ کعبہ کو گرانا ہے۔ اگر مکہ کے باشندوں نے ہمارے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ ڈالی تو انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ لیکن اگر انہوں نے ہماری مزاحمت کی تو نتائج کے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔ ابرھہ کا قاصد مکہ آیا اور سردار مکہ کا نام و پتہ پوچھتے پوچھتے جناب عبدالمطلب کے پاس آ پہنچا اور انہیں ابرھہ کا پیغام پہنچایا۔ انہوں نے کہا ابرھہ سے جنگ اور مقابلہ کرنے کا نہ ہمارا ارادہ ہے اور نہ ہم میں اس کی ہمت۔ یہ ''اللہ کا گھر'' اس کے خلیل کا حرم اور وہ خود ہی اس کا محافظ ہے۔ اللہ تعالیٰ خود اس کی حفاظت فرمائے گا۔ اگر اللہ نے اسے بچانا ہوا تو وہ خود ابرھہ کا راستہ روکے گا۔ اگر اس نے کوئی رکاوٹ نہ ڈالی تو ہمارے پاس بیت اللہ کو بچانے کا کوئی انتظام نہیں ہے۔

ابرھہ کے قاصد نے سردار عبدالمطلب سے درخواست کی کہ آپ میرے ساتھ ابرھہ کے پاس چلیں اور اس سے مذاکرات کر کے معاملہ طے کر لیں تاکہ مکہ مکرمہ میں کسی قسم کا خون خرابہ نہ ہو۔ جناب عبدالمطلب اس قاصد کے ہمراہ ابرھہ کے پاس چلے گئے۔ آپ کی باعظمت، بارعب اور پروقار شخصیت سے ابرھہ بڑا متاثر ہوا اور تخت سے اتر کر آپ کے ساتھ فرش پر بیٹھ گیا۔ بذریعہ ترجمان گفتگو شروع ہوئی تو باہمی تعارف کے بعد ابرھہ نے کہا۔ سردار صاحب! فرمائیے کن معاملات پر مذاکرات کا ارادہ ہے۔ عبدالمطلب نے کہا۔ آپ کے فوجی میرے دو سو اونٹ ہاک کر لے آئے ہیں۔ مجھے وہ واپس کر دیجئے۔ ابرھہ اس بات سے از حد حیران ہوا۔ اس نے کہا کہ سردار صاحب! جب میں نے آپ کو پہلی نظر میں دیکھا تو میرے دل میں آپ کا بڑا احترام پیدا ہوا۔

Scanned with CamScanner

لیکن آپ کی حقیر درخواست سن کر مجھے بڑا افسوس ہوا ہے۔ تمہیں اپنے اونٹوں کا اتنا خیال ہے اور کعبے کا ذرا خیال نہیں۔ جس کی وجہ سے تم معزز و محترم ہو۔ آنحضرت ﷺ کے دادا محترم نے اس موقع پر ایک تاریخی جملہ کہا جو آج بھی سیرت اور تفسیر کی کتابوں میں محفوظ ہے۔ فرمایا۔ اَنَـا رَبُّ الْاِبِـل۔ میں تو اونٹوں کا مالک ہوں۔ ان کی حفاظت میری ذمہ داری ہے۔ اس لیے میں ان کی واپسی کا مطالبہ لے کر آپ کے پاس آیا ہوں۔ جہاں تک کعبے کو بچانے کا تعلق ہے۔ تو وَاِنَّ لِـلْـبَـیْـتِ رَبًّـا۔ اس گھر کا بھی ایک مالک ہے۔ وہ خود اس کی حفاظت کرے گا۔ اور جس کی وہ حفاظت کرے دنیا کی کوئی طاقت اس کا ذرہ بھر نقصان نہیں کرسکتی۔ ابرھہ کے الفاظ کو حفیظ جالندھری نے اشعار میں نقل کیا ہے۔

تعجب ہے کہ اک ناچیز شے کا ذکر کرتے ہو
نہیں کعبے کی فکر اونٹوں کی اپنے فکر کرتے ہو
تمہیں لازم تھا عزت کے مطابق گفتگو کرتے
خدا کا گھر بچانے کے لیے کچھ آرزو کرتے

عبدالمطلب کی بات حفیظ جالندھری نقل کرتے ہیں۔

کرے گا فکر اپنے گھر کی جو اس گھر کا مالک ہے
کہ جو اس گھر کا مالک ہے وہ بحر و برّ کا مالک ہے

ابرھہ نے بڑے غرور، فخر اور تکبر سے کہا۔ اب اس گھر کو ملیامیٹ ہونے سے کوئی نہیں بچاسکتا۔ عبدالمطلب نے کمال بے نیازی سے فرمایا۔ اسے گرانے والا جانے اور بچانے والا جانے۔ اور واپس آ کر مکہ میں اعلان کروا دیا کہ تمام لوگ مکہ خالی کر کے قریبی پہاڑیوں پر چلے جائیں۔ تاکہ یمنی لشکر ان کا کوئی نقصان نہ کر سکے۔ جب شہر خالی ہوگیا تو عبدالمطلب اپنی قوم کے رئیسوں کو ساتھ لے کر کعبہ مشرفہ کے پاس آئے اور بیت اللہ کے دروازے کی کنڈی پکڑ کر بڑی عاجزی اور انکساری سے دربار ایزدی میں عرض کی۔

لَاھُمَّ اِنَّ الْـعَـبْـدَ یَـمْـنَـعُ رَحْـلَـهٗ فَـامْـنَـعْ حَلَالَكَ

اے اللہ! ہر بندہ اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے تو بھی اپنے حرم پاک کی خود حفاظت فرما۔

لَا یَغْلِبَنَّ صَلِیْبُهُمْ وَمِحَالُهُمْ غُدْوًا مِحَالَكَ

''کل ان کی صلیب اوران کی قوتیں تیری قوت پر غالب نہ آ جائیں۔''

اِنْ کُنْتَ تَارِکَهُمْ وَقِبْلَتَنَا فَاَمْرٌ مَّا بَدَا لَكَ

''اگر تو انہیں اور ہمارے قبلے کو اپنے حال پر چھوڑ دینا چاہتا ہے تو جیسے تیری مرضی ہو ویسے کر۔

(سیرت المصطفیٰ، سیرت حلبیہ، سیرۃ ابن ہشام)

اس دعاء التجاء کے بعد عبدالمطلب بھی اپنے ساتھیوں کے ہمراہ پہاڑوں پر چلے گئے اور کعبہ کو اللہ کے سپرد کر کے وہاں پناہ گزیں ہو گئے۔

دشمنان کعبہ کا انجام

اگلے دن صبح ابرھہ نے اپنی فوج کو بیت اللہ پر چڑھائی کا حکم دیا اور سب سے بڑے ہاتھی کا نام محمود تھا جس پر ابرھہ سوار تھا اس ہاتھی کو جب مکہ مکرمہ کی طرف چلانے کی کوشش کی جاتی تو وہ زمین پر بیٹھ جاتا باوجود کوشش کے وہ زمین سے اٹھنے کا نام نہ لیتا تھا اور اگر اس ہاتھی کو کسی دوسری طرف چلنے کا اشارہ کیا جاتا تو فوراً اس طرف چلنے لگتا۔ یہاں پر حفیظ جالندھری نے کہا

حرم کی حد پہ آیا ابرہہ تو رُک گیا ہاتھی
پئے تعظیم کعبہ عاجزی سے جھک گیا ہاتھی
گرا سجدے میں سر ایسا کہ پھر اٹھ کر نہیں دیکھا
ہزار آنکس پڑے تن پر مگر یہ سر نہیں اٹھا

پھر اچانک اللہ تعالیٰ کے حکم سے چھوٹے چھوٹے پرندوں کے غول کے غول نظر آئے ہر ایک کی چونچ اور پنجوں میں چھوٹی چھوٹی کنکریاں تھیں جو دیکھتے ہی دیکھتے لشکر پر برسنے لگیں۔

خدا کی قدرت سے وہ کنکریاں گولی کا کام کر رہی تھیں جس پر پڑتی اس کے بدن سے پار ہوتی ہوئی زمین کے اندر چلی جاتی تھیں حتیٰ کہ جس پر کنکری گرتی وہ ختم ہو جاتا۔ اس طرح ابرھہ کا لشکر تباہ برباد ہوا خود ابرھہ بدترین مرض میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گیا۔ اس کے جسم میں ایسا زہر سرایت کر گیا کہ اس کا ایک ایک جوڑ گل سڑ کر گرنے لگا اسی حال میں اس کو واپس یمن لایا گیا۔ دارالحکومت صنعاء پہنچ کر اس کا سارا بدن ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور مر گیا اور سارا لشکر تباہ برباد ہوا سب

Scanned with CamScanner

کے سب مر گئے اور صرف محمود نامی ہاتھی بچا اور دو ہاتھی بان جو مکہ میں رہ گئے تھے مگر اس طرح کہ دونوں اندھے اور اپاہج ہو گئے تھے کہ ان کو مکہ معظّمہ میں بھیک مانگتے ہوئے دیکھا گیا۔ (انوار البیان)

ہاتھی والوں کا انجام قرآن کی زبانی

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ (سورۃ الفیل)

''اے مخاطب کیا تو نے نہیں دیکھا تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔

''اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ

''کیا ان کی تدبیر کو سرتاپا غلط نہیں کر دیا''

وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ

''اور ان پر پرندے بھیج دیئے غول در غول''

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ۔

''وہ ان پر کنکر کی پتھریاں پھینک رہے تھے۔''

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ۔(سورۃ الفیل)

''سو اللہ نے ان کو ایسا کردیا جیسے کھایا ہوا بھوسہ ہو۔ (انوارالبیان)

بقول حفیظ جالندھری

بلندی سے ابابیلوں نے پھینکے اس طرح پتھر
کہ چھلنی کی طرح سے چھد گئی یہ فوج بداختر
وہ فوجیں اور وہ ہاتھی اور ان کے ہانکنے والے
خدا کے قہر نے اک آن پامال کر ڈالے
یہ زندہ معجزہ دکھلا دیا اس مہر انورؐ نے
چھپا رکھا تھا جس کو عصمت دامان مادر نے
یہ پوتا واسطے سے جس کے دادا نے دعاء مانگی
وہ جس کے نام سے نا دیدہ تائید خدا مانگی

Scanned with CamScanner

وہ بچہ آمنہؓ کے گھر میں پیدا ہونے والا تھا
وہ نور اب چند ہی دن میں ہویدا ہونے والا تھا
جہاں کے واسطے امن و امان کے دور باقی تھے
وہ دن آنے کو تھا بس دو مہینے اور باقی تھے

آمد کی نشانی

یہ آسمانی نشانی نبی آخرالزمان کی آمد آمد کا غیبی اشارہ اور غیبی اعلان تھا۔قریش مکہ کہ یہ غیبی نصرت اور حمایت صرف اس لیے تھی کہ یہ نبی آخرالزماں ؐ کا قبیلہ اور کنبہ ہے اور اللہ کے گھر قبلہ کے متولی اور محافظ ہیں اس لیے بطور خرق عادت ان کی مدد فرمائی۔اس سے معلوم ہوا کہ قریش کی یہ غیبی مدد اور بیت اللہ کی فوق العادت حفاظت یہ سب حضور پر نور ﷺ کی ولادت باسعادت کی برکت اور بشارت تھی۔

معزز سامعین! دعوائے نبوت کے بعد نبی کے ہاتھ پر جو کام خرقِ عادت ظاہر ہو اس کو معجزہ کہتے ہیں اور جو خوارق نبی کی ولادت کے قریب ظاہر ہوں وہ ارہاص کہلاتے ہیں ارہاص کے معنی بنیاد کے ہیں چونکہ اس قسم کے خوارق نبوت کے مبادیات اور مقدمات ہوتے ہیں اس لیے ان کو ارہاص کہتے ہیں۔(سیرت المصطفیٰ)

ابرھہ کی لشکرکشی اور پھر اسی کی تباہی اور بربادی کا یہ واقعہ ماہ محرم الحرام میں پیش آیا۔ جبکہ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کا زمانہ بالکل قریب آچکا تھا۔اس زمانہ میں جو اس قسم کے خوارق ظاہر ہوئے وہ سب آپ ؐ کی نبوت کے ارہاصات یعنی علامات اور نشانات تھے اس واقعے کے پچاس یا پچپن دن بعد حضور اقدس ﷺ کی ولادت باسعادت ظہور میں آئی۔

یکا یک ہوئی غیرت حق کو حرکت
بڑھا جانب بوقبیس ابرِ رحمت
ادا خاک بطحاء نے کی وہ ودیعت
چلے آئے تھے جس کی دیتے شہادت

ہوئی پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نویدِ مسیحا

حضور اکرم ﷺ کی والدہ کا خواب

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے آ کر مجھ سے کہا کہ تمہارے پیٹ میں اس امت کا سردار ہے اور کہا کہ جب تم اس بچے کو جنم دو تو کہنا اُعِیْذُہٗ بِالْوَاحِدِ مِنْ شَرِّ کُلِّ حَاسِدٍ۔ میں اس بچے کو ہر حسد کرنے والے کے شر سے اللہ کی پناہ میں دیتی ہوں اور کہا کہ اس کا نام محمد ﷺ رکھنا۔ (العطور المجموعہ، اسلام)

انبیاء کی بشارتیں

حضرت سیّدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حمل کا پہلا مہینہ ہوا میں نے خواب میں ایک دراز قد والے بزرگ دیکھے انہوں نے فرمایا۔ اے آمنہ تجھے بشارت ہو تو سیّد المرسلین کی ماں بننے والی ہے۔ میں نے کہا آپ کون ہیں۔ فرمایا میں ان کا باپ آدم علیہ السلام ہوں۔ جب دوسرا مہینہ ہوا۔ ایک بزرگ میرے پاس تشریف لائے۔ انہوں نے فرمایا۔ اے آمنہ تجھے مبارک ہو، تو اوّلین و آخرین کے سردار کی ماں بننے والی ہے۔ میں نے کہا آپ کون ہیں۔ انہوں نے فرمایا۔ میں شیث علیہ السلام ہوں۔ حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب تیسرا مہینہ ہوا ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمایا۔ اے آمنہؓ تجھے مبارک ہو تیرے شکم میں نبی کریم تشریف فرما ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں۔ فرمایا میں نوح علیہ السلام ہوں۔ چوتھے مہینے پھر ایک بزرگ کو خواب میں دیکھا تو وہ بھی فرمانے لگے۔ اے آمنہ تجھے مبارک ہو تو نبی الانبیاء کی ماں بننے والی ہے۔ میں نے پوچھا تم کون ہو انہوں نے فرمایا میں ادریس علیہ السلام ہوں۔

جب پانچواں مہینہ ہوا تو ایک بزرگ تشریف لائے فرمایا اے آمنہ تجھے بشارت ہو تم تمام انسانوں کے سردار کی ماں بننے والی ہو میں نے پوچھا تم کون ہو۔ وہ کہنے لگے میں ہُود علیہ السلام ہوں۔ چھٹا مہینہ ہوا تو ایک بزرگ تشریف لائے فرمایا۔ اے آمنہؓ تو خوش ہو جا تیرے شِکَم میں نبی ہاشمی جلوہ فرما ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں۔ فرمایا میں ابراھیم علیہ السلام ہوں۔

Scanned with CamScanner

ساتویں مہینے ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمانے لگے۔اے آمنہ تجھے مبارک ہو تو اللہ تعالیٰ کے حبیب کی والدہ بننے والی ہے۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں۔ وہ کہنے لگے میں اسماعیل علیہ السلام ہوں۔ آٹھواں مہینہ ہوا تو ایک بزرگ تشریف لائے۔ فرمانے لگے۔ آمنہؓ تجھے بشارت ہو تو خاتم النبیین کی ماں بننے والی ہے۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں۔ کہنے لگے میں موسیٰ علیہ السلام ہوں۔ نویں ماہ میں ایک بزرگ تشریف لائے اور فرمانے لگے۔ اے آمنہؓ تجھے مبارک ہو کہ محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے شکم میں تشریف فرما ہیں۔ میں نے پوچھا آپ کون ہیں وہ فرمانے لگے میں عیسیٰ علیہ السلام ہوں۔ (نزھت المجالس)

معزز سامعین! یہ سرکار دو عالم ﷺ کی شان ہے کہ انبیاء بشارتیں سنا رہے ہیں کہ اے آمنہ تیرے پیٹ میں کوئی معمولی بچہ نہیں بلکہ غیر معمولی بچہ ہے اور یہ بچہ اتنی شان والا ہے کہ اسکی نبوت کے ڈنکے چار دانگ عالم میں بجیں گے۔ سبحان اللہ

اماں آمنہؓ فرماتی ہیں

حضرت بی بی آمنہ فرماتی ہیں کہ جس دن سے سرکار دو عالم ﷺ میرے پیٹ میں مہمان بن کر آئے میں نے اپنے اندر عجیب سی تبدیلیاں محسوس کیں۔ ان دنوں میں عورتیں جو بوجھ اور تکلیف محسوس کرتیں ہیں اس کا مجھے قطعاً احساس نہیں ہوا۔ فرماتی ہیں کہ ان دنوں میں اگر کوئی پتھریا روڑا میرے پاؤں کے نیچے آ جاتا وہ روئی کی طرح نرم ہو جاتا فرماتی ہیں کہ عورتیں کنوئیں سے پانی لینے کے لیے جاتیں اور باری باری اپنا ڈول استعمال کرتیں تھیں تو میں جب کنوئیں میں اپنا ڈول ڈالتی تو سرکارِ دو عالم ﷺ کی برکت اور سعادت کی وجہ سے پانی کنوئیں کے کناروں تک آ جاتا۔ سبحان اللہ (اسلام)

خوشبو کا معاملہ

اماں آمنہؓ جن دنوں امانت نبوت کی امین ہوئیں ان دنوں میں آپ سے خوشبو آیا کرتی تھیں۔ مکہ کی عورتوں میں یہ بات چل نکلی کہ سردار مکہ کی بہو عطر استعمال کرتی ہے اور یہ بات حضرت عبدالمطلب تک پہنچی تو آپ نے اپنی اھلیہ اور سرکار دو عالم ﷺ کی دادی صاحبہ سے کہی کہ آمنہؓ

Scanned with CamScanner

سے تم پوچھواور اسے سمجھاؤ کہ ان دنوں میں عطریات اور خوشبو استعمال نہ کرے۔ سرکار دوعالم ﷺ کی دادی صاحبہ نے کہا کہ میں نے کئی دفعہ سوچا کہ آمنہ کو بلاکر پوچھوں لیکن آج کل اس کی شخصیت میں ایسا جلال ہے کہ مجھے اس سے یہ بات پوچھنے کی ہمت نہیں پڑتی ایک دن حضرت عبدالمطلب نے آمنہ سے کہا کہ بیٹی ان دنوں میں خوشبو کا استعمال نہ کرو اماں آمنہؓ فرماتی ہیں کہ ابا جی آپ خوشبو کی بات کرتے ہیں ان دنوں جو کچھ میں دیکھتی ہوں اگر آپ کے سامنے بیان کروں تو آپ مجھے پاگل اور دیوانی کہیں گے کہا۔ میں دھوپ میں چلتی ہوں تو بادل مجھ پہ سایہ کرتے ہیں پہاڑوں کے پاس جاتی ہوں تو وہ مجھ سے ہمکلام ہوتے ہیں دیواروں کے پاس سے گزرتی ہوں تو وہ مجھ سے باتیں کرتی ہیں درختوں کے پاس جاتی ہوں تو شاخیں جھک کر تعظیم کرتی ہیں چاند پہ نظر ڈالتی ہوں تو وہ آداب بجالاتا ہے۔ ستاروں کو دیکھتی ہوں تو وہ مجھ کو سلامی پیش کرتے ہیں بیت اللہ کے پاس جاتی ہوں تو وہ خوشخبری سناتا ہے۔ انتہا یہ ہے کہ جیسے جیسے اس بچے کی ولادت کے دن قریب آرہے ہیں اب تو میں جہاں بھی تھوکتی ہوں وہاں سے بھی خوشبوئیں آتی ہیں۔

ولادت باسعادت

سیّدہ آمنہ نے جناب عبداللہ کے وفات کے بعد ان کی امانت اور اللہ کے رسول کی حفاظت کرتے ہوئے مقررہ دن گزارے آخر وہ مقدس مہینہ وہ مقدس ہفتہ۔ وہ مقدس دن وہ مقدس رات وہ مقدس لمحہ۔ وہ مقدس گھڑی آن پہنچی کہ جس میں مقدس ہستی، مبارک ذات، بابرکت شخصیت دنیا میں تشریف لائی کہ۔

خلیل اللہ نے جس کے لیے حق سے دعائیں کیں
ذبیح اللہ نے وقت ذبح جس کی التجائیں کیں
جو بن کر روشنی پھر دیدہ یعقوب میں آیا
جسے یوسف نے اپنے حسن کے نیرنگ میں پایا
کلیم اللہ کا دل روشن ہوا جس ضوفشانی سے
وہ جن کی آرزو بھڑکی جواب لن ترانی سے

Scanned with CamScanner

وہ جس کے نام سے داؤد نے نغمہ سرائی کی
وہ جس کی یاد میں شاہ سلیمان نے گدائی کی
دلِ یحییٰ میں ارماں رہ گئے جس کی زیارت کے
لبِ عیسیٰ پہ آئے وعظ جس کی شان و رحمت کے
وہ دن آیا کہ پورے ہوگئے تورات کے وعدے
خدا نے آج ایفا کر دیئے ہر بات کے وعدے

مؤرخین کے مختلف اقوال کے مطابق ربیع الاوّل کی دو، آٹھ، نو، دس، بارہ تاریخ تھی ربیع الاوّل کا مہینہ تھا عام الفیل، سوموار کا دن، بہار کا موسم اور صبح صادق کی گھڑی تھی۔ رات کا اندھیرا ختم ہوا رہا تھا اور دن کا اجالا پھیل رہا تھا۔ ایک سورج آسمان پر مشرق کی جانب سے طلوع ہونے کی تیاری کر رہا تھا اور ایک سراج منیر آمنہ کی گود میں طلوع ہو رہا تھا۔ رحمت الٰہی جوش میں آئی باغوں میں بہار آئی۔ ابراہیم کی دعائیں، اسماعیل کی التجائیں اور حضرت عیسیٰ کی بشارتیں پوری ہونے لگیں۔ آفتاب ہدایت کی کرنیں ہر طرف پھیلنے لگیں، امید کی کرنیں روشنی پھیلانے لگیں۔ افسردہ کلیاں مسکرانے لگیں کہ سرورِ کونین، سید الثقلین امام القبلتین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ احمد مجتبیٰ ﷺ عالم دنیا میں تشریف لائے اور ایسی آن، بان اور شان سے آنے کہ۔

نہ آیا ہے کوئی نہ آئے گا کوئی
کہ جس شان و شوکت سے آئے محمدؐ
محمدؐ کا فرمان ہے فرمان خدا کا
یہ فرما رہا ہے خدائے محمدؐ
صدائے محمدؐ پہ لبیک کہہ دو
صدائے خدا ہے صدائے محمدؐ

خدائی نرسنگ سٹاف

حضرات آمنہؓ فرماتی ہیں کہ ولادت کا وقت قریب آیا تو میرے پاس صرف دو عورتیں

Scanned with CamScanner

تھیں ان میں ایک حضرت عبدالرحمٰن ابن عوف کی والدہ اور دوسری حضرت عثمان ابن ابی العاص کی والدہ تھیں آمنہؓ فرماتی ہیں کہ میں کیا دیکھتی ہوں کہ چند دراز قد عورتیں میرے کمرے میں داخل ہوئیں میرے پوچھنے پر ایک نے اپنا نام آسیہ اور دوسری نے اپنا نام مریم بتایا ان کے ساتھ باقی جنت کی حوریں تھی یہ دراصل سرکار دو عالم ﷺ کے لیے ''خدائی نرسنگ سٹاف تھا۔'' (مدارج النبوۃ)

نبی ﷺ کی شان دیکھئے کہ اللہ نے اپنے محبوب کی ولادت کے لیے اور حضرت آمنہ کی خدمت کے لیے اعلیٰ اور پاکیزہ عملہ مقرر کیا حضرت مریمؑ اور حضرت آسیہؓ کو سربراہ مقرر کیا، ایک نبی کو جنم دینے والی دوسری نبی کی پرورش کرنے والی یہ نبیؑ کی اور نبی کی والدہ کی خدمت کرنے کے لیے خدا کا پاکیزہ عملہ تھا سبحان اللہ

سارے گھر کا روشن ہونا اور ستاروں کا جھکنا

حضرت عثمان بن ابی العاصؓ کی والدہ فاطمہ بنت عبداللہ فرماتی ہیں کہ میں حضور ﷺ کی ولادت کے وقت آمنہ کے پاس موجود تھی تو اس وقت یہ دیکھا کہ تمام گھر نور سے بھر گیا اور دیکھا کہ آسمان کے ستارے جھکے آتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھ کو یہ گمان ہوا کہ یہ ستارے مجھ پر آ کر گریں گے اور اس کے علاوہ حضرت عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی والدہ ماجدہ نے ولادت باسعادت کے وقت ایک نور دیکھا جس سے شام کے محل روشن ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ بصری کے محل روشن ہو گئے (سیرت المصطفیٰ ﷺ)

نکتہ

ستاروں کا زمین کی طرف جھک آنے میں اس طرف اشارہ تھا کہ اب عنقریب زمین سے کفر اور شرک کی ظلمت اور تاریکی دور ہو گی اور انوار و ہدایت سے تمام زمین روشن اور منور ہو گی جیسا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ (سورۃ المائدہ آیت ۱۶)

''تحقیق تمہارے پاس اللہ کی جانب سے ایک نور ہدایت اور ایک روشن کتاب آئی۔''

يَهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ سُبُلَ السَّلٰمِ۔

Scanned with CamScanner

''جس کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ ایسے شخصوں کو ہدایت فرماتا ہے جو رضا حق کے طلب گار ہوں۔''

وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ بِإِذْنِهِ۔

''اور اپنی توفیق سے ان کو ظلمتوں سے نکال کر نور کی طرف لے آتا ہے۔''

وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ۔

''اور ہدایت دیتا ہے ان کو سیدھے راستے کی طرف۔'' (سورۃ المائدہ آیت ۱۶)

پہلے دن ہی سر سجدے میں

اماں فرماتی ہیں کہ ولادت کے بعد مجھے خوشخبری دی گئی تو میں نے اپنے چاند اپنے لعل اپنے سورج کو دیکھنا چاہا تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ میرا لخت جگر میرا نور نظر میرا چاند سجدہ کی حالت میں پڑا تھا اور آپ کی انگلی آسمان کی جانب اٹھی ہوئی تھی گویا کہ آپ انتہا درجہ کی عاجزی اور انکساری کا اظہار کر رہے ہیں اور آپ کے چہرہ انور سے نور کی شعائیں پھوٹ رہی تھیں آپ کے بدن سے خوشبو کی لپیٹیں آ رہی تھیں اور آپ کی زبان اقدس پر تھا لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ۔ (اسلام)

نہ آیا ہے کوئی نہ آئے گا کوئی
کہ جس شان و شوکت سے آئے محمدؐ

میرے عزیز! محمد رسول اللہ ﷺ نے پہلے دن اس دنیا میں آتے ہی رب کائنات کی عظمت و کبریائی کو سجدہ کیا اور عالم انسانیت کو یہ سبق دیا کہ سب سے بڑی ذات خدا کی ذات ہے وہی خالق ہے۔ وہی مالک ہے۔ وہی رازق، وہی حاجت روا ہے وہی مشکل کشا ہے۔ وہی اِلٰہ ہے۔ وہی عبادت کے لائق ہے بندے کا حق بھی یہی بنتا ہے کہ اگر سر جھکے تو اسی کے آگے جھکے اور حضور ﷺ نے ہمیں پہلے دن سے ہی عاجزی اور انکساری کا سبق دیا۔

فیضِ نبی

ملک یمن میں ایک آدمی اپنے بت خانہ میں بیٹھا ہوا تھا جب سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اور آپ کی نورانیت مشرق و مغرب اور شمال و جنوب میں پھیل گئی اللہ تعالیٰ

Scanned with CamScanner

نے اس کے سامنے سے پردہ ہٹایا تو دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اور فرشتے زمین پر اتر رہے ہیں پہاڑ اور درخت سجدہ کررہے ہیں حیران تھا کہ یہ کیا ہو رہا ہے اتنے میں اس کا بت منہ کے بل گرا اور اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلے۔ ولد النبی المنتظر یخاطبه الحجر والشجر ویشق له القمر کہ وہ نبی تشریف لے آئے جن کا سینکڑوں برس سے انتظار تھا جس سے درخت اور پتھر کلام کریں گے اور جن کے اشارے سے چاند دو ٹکڑے ہوگا یہ سن کر وہ جلدی سے اٹھا اور اپنی بیوی کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ تم نے وہ سنا جو میں نے سنا ہے وہ کہنے لگی ہاں میں نے بھی سنا ہے اس عورت نے کہا کہ اس سے ذرا یہ تو پوچھو کہ اس کا نام کیا ہے اس آدمی نے کہا اے آواز دینے والے اس مبارک بچے کا نام کیا ہے پس آواز آئی کہ اس کا نام محمد ﷺ ہے اس آدمی کی ایک لڑکی تھی جو بیمار اور لنگڑی تھی آقا علیہ السلام کے نور کو دیکھ کر عرض کرنے لگی کہ اے اللہ اس نور کے صدقے مجھے صحت عطا فرما دے۔

اللہ نے اسے صحت عطا فرما دی۔ وہ آدمی یہ واقعہ دیکھ کر حیران ہوا اور آپ کی زیارت کے لیے مکہ مکرمہ روانہ ہو گیا مکہ پہنچ کہ حضرت آمنہ کے گھر کو تلاش کیا اور کہا کہ میں آپ کے بیٹے کی زیارت کرنے کے لیے آیا ہوں۔ اور حضرت عبدالمطلب نے حضور نبی کریم ﷺ کو گود میں اٹھا کر دکھایا۔ تو دیکھتے ہی وہ آدمی آقا ﷺ پر اپنی جان قربان کر گیا۔ آپ پر ہی نثار ہو گیا۔ اور اپنی جان جان آفریں کے حوالے کر دی۔ (سبحان اللہ) (روض الفائق) بحوالہ (مواعظ ابراھیمی)

معزز سامعین! یہ آدمی نبی اقدس ﷺ کا ایک عاشق زار ہے کہ جو دیکھتے ہی نبی پہ جان وار گیا۔

تاریخی دن

سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت کا دن بڑا تاریخی اور عظیم الشان دن تھا کسریٰ کے ایوان میں زلزلہ آیا جس سے اس کے محل کے چودہ کنگرے گر گئے۔ فارس کا آتش کدہ جو ہزاروں سال سے روشن چلا آ رہا تھا اچانک بجھ گیا دریائے ساوہ خشک ہو گیا۔ جب صبح ہوئی تو کسریٰ نہایت پریشان تھا لیکن اس کا اظہار اس لیے نہیں کرتا تھا کہ اس کے شاہانہ وقار میں فرق نہ آ جائے اس نے

Scanned with CamScanner

درباریوں کو جمع کیا ابھی گفتگو شروع ہی ہوئی تھی کہ خبر پہنچتی ہے کہ فارس کا آتشکدہ بھی بجھ گیا ہے کسریٰ کی پریشانی میں اور اضافہ ہو گیا اُدھر سے کسی آدمی نے کھڑے ہو کر یہ کہا کہ میں نے رات کو ایک خواب دیکھا ہے کہ سخت اونٹ عربی گھوڑوں کو کھینچے لے جا رہے ہیں اور دریائے دجلہ سے پار ہو کر تمام ممالک میں پھیل گئے ہیں کسریٰ نے موبذان سے پوچھا کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہے اس نے کہا کہ شاید عرب کی طرف کوئی عظیم الشان واقع پیش آنے والا ہے۔

کسریٰ نے اسی وقت کسی بڑے عالم کو دربار میں طلب کیا۔ ایک بہت بڑا عالم عبدالمسیح غسانی دربار میں حاضر ہوتا ہے۔ عبدالمسیح جب حاضر ہوا تو بادشاہ نے کہا جس چیز کو میں تم سے پوچھنا چاہتا ہوں کیا تم کو اس کا علم ہے عبدالمسیح نے کہا آپ بیان کریں اگر مجھ کو علم ہوا تو میں بتلا دوں گا ورنہ کسی جاننے والے کی طرف رہنمائی کروں گا بادشاہ نے سارا واقعہ بیان کیا تو اس نے کہا کہ اس کی تحقیق میرے ماموں سطیح سے ہو سکے گی جو اس وقت ملک شام میں رہتے ہیں کسریٰ نے اس کو حکم دیا کہ تم خود اپنے ماموں سے اس کی تحقیق کر کے آؤ تو یہ عبدالمسیح اپنے ماموں سطیح کے پاس پہنچتا ہے اور اس سطیح کا آخری وقت ہے مگر ہوش ابھی باقی ہے عبدالمسیح نے جا کر سلام پیش کیا اور کچھ اشعار پڑھے جن میں کسریٰ بادشاہ کا واقعہ تھا تو سطیح عبدالمسیح کی باتوں کا جواب اور خواب کی تعبیر پیش کرتا ہے کہا اے عبدالمسیح خوب سن لے یہ وقت ہے جبکہ قرآن کی تلاوت ہو گی اور صاحبِ عصا ظاہر ہو گا یعنی محمد رسول اللہ ﷺ مبعوث ہوں گے وادی سماوہ جاری ہو گا اور دریائے ساوہ خشک ہو جائے گا فارس کی آگ بجھ جائے گی تو سطیح کے لیے شام شام نہ رہے گا بنی ساسان کے چند مرد اور عورتیں کنگروں کی مقدار کے برابر بادشاہت کریں گے جو چیز آنے والی تھی وہ آ چکی یہ کہتے ہی سطیح مر گیا عبدالمسیح واپس آتا ہے اور کسریٰ کو سارا واقعہ بیان کیا کسریٰ نے بن کر یہ کہا کہ چودہ سلطنتوں کے گزرنے کے لیے ایک زمانہ چاہیے۔" مگر زمانے کو گزرتے کیا دیر لگتی ہے دس بادشاہتیں تو چار سال ہی میں ختم ہو گئیں اور باقی چار بادشاہتیں حضرت عثمان غنیؓ کے زمانہ خلافت تک ختم ہوئیں۔ پھر نہ کسریٰ نظر آیا اور نہ ہی کوئی قیصر نظر آیا جدھر دیکھا پھر اسلام کا پرچم نظر آیا۔

یہ آنے والے نبی کی شان ہے کہ کافر پریشان ہیں

(سیرت المصطفیٰ۔ مدارج النبوۃ)

حضور نبی اکرم ﷺ کی ولادت باسعادت پر جنت کے دروازے کھول دیئے گئے۔آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے۔فرشتوں نے ایک دوسرے کو بشارتیں دین۔پہاڑ بلند ہو گئے۔سمندروں میں طغیانی آ گئی۔مخلوقات نے ایک دوسرے کو بشارتیں دیں۔ایک جنگل کے جانوروں نے دوسرے جنگل کے جانوروں کو خوشخبریاں سنائیں۔ایک سمندر کی مچھلیوں نے دوسرے سمندر کی مچھلیوں کو بشارتیں دیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس سال تمام عورتوں کے ہاں نرینہ اولاد کی پیدائش کی۔تمام دنیا نور سے بھر گئی۔
(جواہرات سیرت، خصائص کبریٰ)

نور ہی نور ہر اک سمت میں چھایا ہو گا
جس گھڑی چاند حسیں عبداللہ کا چمکا ہو گا

یہودی عالم کی گواہی

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ مکہ میں ایک یہودی عالم تجارت کی غرض سے رہتا تھا جس رات سرکار دو عالم ﷺ پیدا ہوئے تو اس نے قریش سے پوچھا؟ کہ آج رات تم میں کوئی بچہ پیدا ہوا ہے اس نے بتایا کہ اس کے شانوں پر مہر نبوت لگی ہوئی ہے اور وہ دو روز تک اپنی والدہ کا دودھ نہیں پیئے گا۔اس نے کہا کہ ہماری تحقیق اور علم کے مطابق وہ نبی آخر الزماں ﷺ ہے۔اسے لوگوں نے بتایا کہ سردار مکہ کی بہو کے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے چنانچہ وہ یہودی عالم آپ ﷺ کو دیکھنے کے لیے گیا یہودی عالم نے دونوں شانوں کے درمیان جو علامت تھی۔مہر نبوت کو دیکھا تو بے ہوش ہو کر گر پڑا جب ہوش آیا تو اس نے کہا۔افسوس بنی اسرائیل سے نبوت بھی گئی اور کتاب بھی گئی پھر اس نے قریش کو مخاطب ہو کر کہا کہ یہ بچہ تم پر ایسا حملہ کرے گا۔جس کی خبر مشرق سے مغرب تک پھیل جائے گی۔

(سیرت المصطفیٰ۔مدارج النبوت۔العطور المجموعہ)

صحن چمن کو اپنی بہاروں پہ ناز تھا
وہ آئے تو ساری بہاروں پہ چھا گئے

پاک صاف:

رسول محترم، نبی مکرم حضرت محمد ﷺ جب پیدا ہوئے تو دائی نے اپنے ہاتھوں پر اٹھایا تو حیران ہو کر دیکھنے لگی کہ بچے کے اوپر کسی قسم کی کوئی گندگی، الائش وغیرہ نہیں تھی۔بالکل پاک صاف تھے جیسے ابھی

Scanned with CamScanner

ابھی غسل کر کے آئے ہیں اور دوسری خاص بات یہ تھی کہ آپ ﷺ کی ناف پہلے سے ہی کٹی ہوئی تھی جب بچہ ماں کے پیٹ سے باہر آتا ہے تو بچے کی ناف اور ماں کی آنت آپس میں ملیں ہوتی ہیں اور پھر اس کو کاٹتے ہیں۔اور جب ہمارے نبی ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ کی ناف ماں کی آنت سے پہلے ہی کٹی ہوئی تھی۔اور تیسری خاص بات یہ ہے کہ آپ ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ کا ختنہ بھی پہلے سے ہی ہو کرآیا تھا اور آتے ہی سر سجدے میں ڈال دیا۔

ایک روایت میں ہے کہ جب آپ ﷺ ماں کے پیٹ سے باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

الله اكبر والحمد لله كثيرا وسبحان الله بكرة واصيل ۝ (سیرت حلبیہ، سیرت مصطفیٰ، نشر الطیب)

محمد مصطفیٰ کی ذات وہم و گماں سے بھی بلند
خدا کا حسن انتخاب، انتخاب لا جواب
صحن چمن کو اپنی بہاروں پہ ناز تھا
وہ آئے تو ساری بہاروں پہ چھا گئے
نور ہی نور ہر اک سمت میں چھایا ہو گا
جس گھڑی چاند حسین عبداللہ کا چمکا ہو گا
رنگ پر نور فضاؤں نے بکھیرے ہوں گے
دونوں عالم کا حسن سمٹ کے آیا ہو گا
انگلیاں منہ میں لئے ہوئے حور و ملائک ہوں گے
روپ کونین کے جب شاہ کا دیکھا ہو گا

علوشان کا اشارہ:

آپ ﷺ کی والدہ محترمہ نے جب آپ ﷺ کو جنم دیا تو آپ ﷺ اس حالت میں تھے کہ آپ ﷺ کا سر مبارک آسمان کی جانب اٹھا ہوا تھا۔سر مبارک کا آسمان کی طرف اٹھنا اس بات کا اشارہ تھا کہ آپ ﷺ کو ہر بلندی اور سرداری حاصل ہو گی۔اور جنم کے بعد آپ ﷺ کی آنکھیں بھی آسمان کی جانب دیکھ رہی تھیں۔اس میں یہ راز پوشیدہ تھا کہ آپ ﷺ کی نگاہیں آسمان کی طرف بلند ہیں ایسے ہی

Scanned with CamScanner

آپ ﷺ کو بلند وبالامرتبہ اور عظیم الشان مقام سے سرفراز فرمایا جائے گا۔(سیرت حلبیہ)

کعبہ کا اعلان ولادت:

عبدالمطلب سے روایت ہے کہ جب حضور ﷺ کی ولادت ہوئی میں اس وقت کعبے میں تھا۔ اچانک میں نے دیکھا کہ کعبہ کے بت گر پڑے اور سجدے کی سی حالت میں زمین پر اوندھے ہوگئے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ میں نے بھی کعبے کی دیوار میں سے آنے والی ایک آواز سنی۔ کہنے والا کہہ رہا تھا کہ وہ محبوب خدا پیدا ہوگئے ہیں جن کے ہاتھوں کفار ہلاک ہوں گے اور وہ رسول مکہ کو بتوں کی پوجا سے پاک کر دیں گے اور وہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حکم دیں گے جو سب کچھ جاننے والا ہے۔(سیرت حلبیہ)

بت کا اعلان ولادت:

قریش کی ایک جماعت جس میں ورقہ بن نوفل، زید بن عمر اور عبدالرحمٰن بن جحش بھی تھے اور یہ ایک بت کے پاس آیا کرتے تھے۔ جس دن حضور ﷺ کی ولادت باسعادت ہوئی اس دن جب یہ لوگ اس بت کے پاس گئے تو دیکھا کہ وہ بت اوندھے منہ گرا ہوا ہے۔ ان کو یہ بات بری لگی انہوں نے جلدی سے اس کو سیدھا کر دیا۔ سیدھا کرنے کے بعد دوبارہ پھر وہ اسی طرح گر گیا پھر انہوں نے تیسری مرتبہ اس کو سیدھا کیا اور سیدھا کرنے کے بعد تیسری مرتبہ پھر وہ اس طرح گر گیا۔ اب انہوں نے کہا کہ یہ تو کوئی نئی بات معلوم ہوتی ہے۔ اور پھر ان میں سے ایک نے کچھ شعر پڑھے ان اشعار میں انہوں نے اس بت سے خطاب کیا اور اس کی حالت پر انہوں نے حیرانی ظاہر کی۔ پھر شعر پڑھنے والے نے اس کے اوندھا ہو جانے کا سبب پوچھا۔ اچانک اس نے سن کر اس کے پیٹ سے آواز آ رہی تھی اور وہ کہنے والا بلند آواز سے یہ کہہ رہا ہے کہ ایک ایسے بچے کی پیدائش کی خبر ہے کہ جس کے نور سے مشرق اور مغرب میں زمین کے تمام گوشے منور ہوگئے ہیں۔(سیرت حلبیہ)

یہ کون آیا کہ سجدے سے مچلتے ہیں جبینوں میں
یہ کون آیا کہ ٹھنڈک پڑھ گئی پیاسی زمینوں میں

وقت پیدائش معجزات نبوی ﷺ:

جب آپ ﷺ دنیا میں تشریف لائے تو کمرے سے نور اٹھا اور اٹھ کر آسمان تک چلا گیا اور کسریٰ

Scanned with CamScanner

کے محل کے چودہ کنگرے تڑاخ سے ٹوٹ کر گر گئے۔ کسریٰ کے بت خانے میں ایک ہزار سال سے جو آگ جل رہی تھی ایک دم بجھ گئی اور بجھانے والا کوئی نہیں بجھانے والا مکہ میں پیدا ہوا ہے، آگ ایران کی بجھ رہی ہے، یہ نبی صرف عرب کا نہیں ہے بلکہ یہ وہ نبی ہے جس کے بارے میں فرمایا گیا:

قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا (اعراف)

اے دنیا کے انسانوں میں عرب کا رسول نہیں، میں ساری کائنات کا، عرب کا، عجم کا، انسانوں کا، جنات کا، جمادات کا، حیوانات کا،

- ساری کائنات کا رسول ہوں۔
- میں مشرق کا رسول ہوں
- میں مغرب کا رسول ہوں
- میں شمال کا رسول ہوں
- میں جنوب کا رسول ہوں
- میں عرب کا رسول ہوں
- میں عجم کا رسول ہوں
- میں انسانوں کا رسول ہوں
- میں جنوں کا رسول ہوں
- میں جمادات کا رسول ہوں
- میں نباتات کا رسول ہوں
- میں آسمان کا رسول ہوں
- میں زمین کا رسول ہوں
- میں ہوا کا رسول ہوں
- میں فضا کا رسول ہوں
- میں خلا کا رسول ہوں
- میں نہروں کا رسول ہوں
- میں شہروں کا رسول ہوں

Scanned with CamScanner

- ☆ میں دریاؤں کا رسول ہوں
- ☆ میں سمندروں کا رسول ہوں
- ☆ میں عرش کا رسول ہوں
- ☆ میں فرش کا رسول ہوں
- ☆ میں خلفاء کا رسول ہوں
- ☆ میں صلحاء کا رسول ہوں
- ☆ میں علماء کا رسول ہوں
- ☆ میں شرفاء کا رسول ہوں
- ☆ حتی کہ میں پوری کائنات کا رسول ہوں۔

آپ ﷺ کا بچپن:

ابھی آپ ﷺ بچے تھے، حضرت عباسؓ فرماتے ہیں یا رسول اللہ ﷺ مجھے آپ ﷺ کے بچپن میں ہی پتہ چل گیا تھا کہ آپ ﷺ کی بڑی شان ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ کیسے؟ کہا آپ ﷺ چارپائی پر لیٹے تھے جیسے بچہ یوں ہاتھ مارتا ہے، پاؤں مارتا ہے، ٹانگیں چلاتا ہے، ہاتھ چلاتا ہے، اور اوپر چودھویں کا چاند تھا۔ کبھی ہاتھ مارتے مارتے آپ ﷺ کا ہاتھ اوپر جاتا تو آپ ﷺ کے ہاتھ کے ساتھ ہی چاند بھی یوں ہی ہو جاتا تھا۔ پھر آپ ﷺ یوں کرتے تھے، چاند یوں ہو جاتا تھا۔ آپ ﷺ کی حرکت سے چاند حرکت کر رہا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

کان القمر ینازینی ویحاکینی ویمنعنی من البکاء ﴿﴾

چاند مجھ سے باتیں کرتا تھا۔ میرا دل لگاتا تھا۔ مجھے کہانیاں سناتا تھا۔ یحاکینی چاند مجھے کہانیاں سناتا تھا۔ جس کو آسمان کا چاند اس کے پنگھوڑے میں لوریاں دے اور کہانیاں سنائے وہ کتنی اونچی شان والا نبی ہوگا (جواہرات سیرت، سیرت حلبیہ)

مجھے کیا علم کیا تم ہو خدا جانے کہ کیا تم ہو
بس اتنا جانتا ہوں محترم بعد از خدا تم ہو
کسی کی آرزو کچھ ہو کسی کا مدعا کچھ ہو
ہماری آرزو تم ہو ہمارا مدعا تم ہو

Scanned with CamScanner

زمانہ جانتا ہے صاحب لولاک لما تم ہو
جہاں کی ابتداء تو ہو، جہاں کی انتہا تم ہو

حلیمہ کی رضامندی اور خوش بختی:

ایک روایت میں ہے کہ دائی حلیمہ نے کہا کہ مجھ سے عبدالمطلب ملے اور کہنے لگے کہ تم کون ہو؟ میں نے کہا کہ میں قبیلہ بنی سعد کی ایک عورت ہوں۔ انہوں نے کہا کہ تمہارا نام کیا ہے میں نے کہا کہ حلیمہ۔ فرماتی ہیں کہ میرا نام سن کر عبدالمطلب مسکرائے اور بولے واہ واہ، سعادت اور حلم۔ یعنی خوش بختی اور بردباری وشرافت دونوں ایسی خوبیاں ہیں کہ جن میں زمانے کی بھلائی اور ہمیشہ ہمیشہ کی عزت ہوتی ہے۔ اور کہا کہ اے حلیمہ میرے پاس ایک یتیم لڑکا ہے جسے میں نے دودھ پلانے کے لئے قبیلہ سعد کی عورتوں سے بات کی مگر انہوں نے انکار کر دیا کہ ہم اس بچے کو نہیں لیتیں اور کہا کہ یہ تو یتیم ہے اس کے گھر سے کیا ملے گا۔ ہم تو انعام واکرام حاصل کرنے کے لئے بچوں کو لیکر جاتی ہیں اس کا تو باپ نہیں ہے۔ عبدالمطلب نے کہا کہ تم بتاؤ کہ کیا تم اس بچے کو دودھ پلانے کے لئے لے سکتی ہو؟ ہوسکتا ہے کہ یہ بچہ تمہارے لئے خیر وبرکت کا سبب بن جائے۔ حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ مجھے اتنی مہلت دو کہ میں اپنے شوہر سے بھی مشورہ کرلوں یہ کہہ کر میں نے اپنے شوہر سے مشورہ کیا اور اس کو ساری بات بتائی اور میری بات کو سن کر مجھے ایسا لگا کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے اس کا دل خوشی اور مسرت سے بھر دیا ہے۔

خوشبو اور نور اور جبین اقدس پر بوسہ:

حضرت حلیمہ سعدیہؓ فرماتی ہیں کہ کہ جب میں حضرت عبدالمطلب کے پاس گئی اور وہ میرے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے میں نے اس سے کہا کہ لاؤ مجھے اپنا بچہ دے دو میں اس کو دودھ پلاؤں گی اور عبدالمطلب کا چہرہ خوشی سے چمکنے لگا اور پھر وہ مجھے حضور ﷺ جہاں پیدا ہوئے تھے اس مکان میں لے گئے اور میں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ ایک اونی کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے جو دودھ سے زیادہ سفید تھا اور آپ ﷺ کے نیچے سبز رنگ کا ایک ریشمی کپڑا تھا۔ آپ ﷺ سیدھے لیٹے ہوئے سو رہے تھے اور آپ ﷺ کے سانس کی آواز کے ساتھ مشک کی سی خوشبو نکل کر پھیل رہی تھی۔ جب میں نے آپ ﷺ کو دیکھا اور آپ ﷺ کے حسن وجمال کا نظارہ کیا آپ ﷺ کے حسن وجمال کو دیکھ کر میں نے آپ ﷺ کو جگانا پسند نہ کیا۔ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد میں نے بڑے پیار سے اپنا ہاتھ آپ ﷺ کے سینے مبارک پر رکھا اور آپ ﷺ فوراً مسکرائے اور اپنی آنکھیں کھول دیں اور میری طرف دیکھنے لگے اور اتنے میں میں

Scanned with CamScanner

نے دیکھا کہ آپ ﷺ کی آنکھوں سے ایک نور نکلا اور چہرہ مبارک سے نکل کر آسمان تک پہنچ گیا اور میں اس نور کو دیکھ رہی تھی۔ فرماتی ہیں کہ پھر میں نے آپ ﷺ کی آنکھوں کے درمیاں بوسہ دیا اور پیار کیا اور آپ ﷺ کو اپنی گود میں اٹھالیا۔(سیرت حلبیہ)

نور ہی نور ہر اک سمت میں چھایا ہو گا
جس گھڑی چاند عبداللہ کا چمکا ہو گا

سواری کا سجدہ:

حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ جب ہم نے مکہ سے روانگی کا ارادہ کیا تو ہم نے کیا دیکھا کہ جس سواری پر ہم نے سوار ہونا تھا یا جس پر سوار تھے اس سواری نے کعبہ کو سجدہ کیا یعنی کہ اپنا سر جھکایا اور پھر اس نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور پھر سواری چل پڑی (سیرت حلبیہ)

کہ کون آیا کہ سجدے سے مچلتے ہیں جبینوں میں
یہ کون آیا کہ ٹھنڈک پڑ گئی پیاسی زمینوں میں

دودھ کی بہاریں:

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے حضور ﷺ کو اپنی چھاتی سے لگایا تو میری سوکھی چھاتی میں دودھ اتر آیا اور آپ ﷺ نے میری دائیں چھاتی سے دودھ پیا اور جب میں حضور ﷺ کو بائیں طرف سے دودھ پلانے کی کوشش کی تو آپ ﷺ نے دودھ نہ پیا۔

حضور ﷺ جب تک بی بی آمنہ کے پاس رہے ایک طرف سے ہی دودھ پیتے رہے۔ حلیمہ فرماتی ہیں کہ میں بہت حیران تھی کہ یہ بچہ آخر ایک طرف سے ہی دودھ کیوں پیتا ہے؟ بعد ازاں آپ ﷺ کی برکات دیکھ کر محسوس ہوا کہ یہ غیر معمولی بچہ ہے جس کو اللہ نے سمجھ دے رکھی ہے۔ تیرے علاوہ تیرا رضائی بھائی بھی دودھ پینے والا ہے۔ واہ آمنہ کے لال عبداللہ کے یتیم تو نے پہلے دن سے عدل کی روایت قائم کر دی تا کہ قیامت تک تیرے عدل وانصاف کے ڈنکے بجتے رہیں۔

(سیرت حلبیہ)

برکتیں اور سعادتیں:

مائی حلیمہ آمنہ کے لخت جگر کو لے کر اپنے خیمے میں آئیں۔ شام کو ان کے شوہر حارث اپنی اونٹنی

سے دودھ دوہنے کے لئے اٹھے تا کہ جو تھوڑا بہت دودھ حاصل ہو جائے اسے غنیمت سمجھا جائے۔ یہ دیکھ کر ان کی حیرت کی انتہا نہ رہی، انہوں نے حلیمہ کو پکار کر کہا کہ اے حلیمہ ہمارے دن پھر گئے، ہماری قسمت جاگ اٹھی۔ یہ بچہ تو واقعی برکتوں اور سعادتوں والا نکلا۔ مائی حلیمہ اور ان کا شوہر کہتے کہتیں کہ ہم سب نے سیر ہو کر دودھ پیا۔ آج ہماری زندگی کی پہلی رات تھی جو ہم نے سکون کے ساتھ سو کر گزاری۔ ہمارا بچہ جو ساری ساری رت ہمیں جگائے رکھتا تھا وہ بھی آج پر سکون تھا۔ حلیمہ سعدیہ اور ان کے شوہر کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ آج وہ شخص جس کے پاس دولت ہو، جائیداد ہو، سونا چاندی ہو، اس کے قدم زمین پر نہیں لگتے۔ کتنی خوش نصیب اور خوش بخت حلیمہ تھی۔ جس کی جھولی میں دو جہانوں کی دولت آئی۔ سیدہ حلیمہ کی زندگی میں انقلاب آ گیا ویران زندگی میں بہار آئی۔ کیونکہ حلیمہ کی جھولی میں جان بہار آ گئی۔ (سیرت حلبیہ، خصائص کبریٰ)

سواری کی تیزی:

تین دن کے قیام کے بعد مائی حلیمہ رحمت اللعالمین ﷺ کو لیکر اپنے گھر روانہ ہوئیں۔ ایک روایت ہے کہ سواری پر مائی حلیمہ اور ان کا شوہر سوار ہوئے۔ درمیان میں آنحضرت ﷺ کو بٹھایا گیا۔ لیکن سواری بہت کوشش کے باوجود بھی نہیں اٹھی۔ اٹھتی کیسے؟ بٹھانے والے نے بٹھا دیا۔ حلیمہ نے کہا کہ اے حارث! ہماری گود میں جو بچہ ہے یہ اس قدر جلیل القدر اور شان والا ہے کہ خدا تعالیٰ کو ہمارا یہ فعل پسند نہیں آیا جو ہم نے اس کو درمیان میں بٹھا رکھا ہے کیونکہ ان کی طرف تمہاری پشت ہو رہی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کو حارث نے آگے بٹھایا۔ اب سواری کو اٹھایا گیا تو وہ فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔ ایک روایت کے مطابق مائی حلیمہ کی سواری نے مکہ کی گلیوں کا چکر لگایا۔ جونہی سواری کعبۃ اللہ کے سامنے پہنچی اس نے تین سجدے کئے۔ پھر سر آسمان کی طرف اٹھایا اور اپنی راہ پر چل دی۔ پھر کیا تھا؟ اماں حلیمہ کی سواری پہلے ست رفتار تھی اب برق رفتار تھی۔ حلیمہ سعدیہ کی ہمجولیاں بچے لے کر پہلے سے چلی گئیں تھیں۔ ان عورتوں نے اپنے پیچھے تیز رفتار سواری کی اڑتی ہوئی گرد دیکھی تو حیران ہو گئیں۔ (سیرت حلبیہ)

حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ جب میری سواری تمام سواریوں کو پیچھے چھوڑ گئی تو ان دائیوں نے کہا کہ اے حلیمہ تمہیں کیا ہو گیا ہے اتنا تیز مت چلو ذرا ہمارا بھی خیال کرو کیا یہ وہی سواری نہیں ہے جس پر تم آئی تھی۔ اس کو تو ایک ایک قدم چلنا مشکل ہوتا تھا۔ فرماتی ہیں کہ میں نے کہا ہاں خدا کی قسم یہ وہی سواری ہے اب تو اس کا سارا معاملہ عجیب وغریب ہے۔ (سیرت حلبیہ)

کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

کیوں تیز تیز ڈاچی نوں دوڑائی جانی ایں
کیہڑی دنیا دی دولت کمائی جانی ایں
نی ذرا ٹھہر سانوں مکھڑا وکھائی جائیں نیں
ساڈی ستی تقدیر نوں جگائی جائیں نیں
کیوں چن ساڈے کولوں توں لکائی جانی ایں
کیوں تیز تیز ڈاچی نوں دوڑائی جانی ایں

حضرت حلیمہ سعدیہ کا جواب شاعر کی زبانی سنو:

جہدی کوئی نہ مثال بے مثال لبھیا
مینوں آمنہ دی جھولی وچوں لال لبھیا
ایس لال نوں میں سینے نال لائی جانی آں
تاں ای تیز تیز ڈاچی نوں دوڑائی جانی آں

سہیلیوں نے پوچھا کیا سواری بدل لی؟ فرمایا سواری نہیں سوار بدلا ہے۔ یہ کونین کا ایسا شہ سوار تھا جس سواری پر بیٹھا وہ سواری فضیلت پا گئی۔ جس انسان پر بیٹھا وہ انسان قیامت تک کے انسانوں میں فضیلت پا گیا۔ حلیمہ کی سواری پہلے چلنے والی سواریوں کو پیچھے چھوڑتی ہوئی ان سے پہلے ہی منزل مقصود پر پہنچ گئی۔

برکتیں ہی برکتیں:

قحط اور خشک سالی کی بناء پر حلیمہ کا سارا علاقہ بنجر ہو گیا تھا۔ جانور لاغر اور کمزور ہو گئے تھے۔ ان میں دودھ ختم ہو گیا تھا۔ لیکن نبی آخر الزمان ﷺ کے وجود مسعود کی برکت سے حلیمہ کی زمینیں شاداب ہو گئیں۔ بغیر بارش اور پانی کے گھاس اگنے لگی، سبزہ رنگ دکھائی دینے لگے۔ حلیمہ کی بکریاں شام کو واپس آتیں تو ان کے پیٹ بھرے ہوتے اور ان کے تھنوں سے دودھ ٹپکتا لوگ

Scanned with CamScanner

یہ سبھی کچھ دیکھ کر حلیمہ کی قسمت پر رشک کرنے لگے۔ اور اپنی بکریوں کے ریوڑ وہیں بھیجتے جہاں حلیمہ کی بکریاں جاتیں۔ لیکن خدا کی قدرت وہ تمام کی تمام ویسی ہی واپس آجاتیں جب کہ حلیمہ کی بکریاں سیر ہو کر آتیں اور ان کے دودھ سے گھر کے سارے کے سارے برتن بھر جاتے۔ (سیرت حلبیہ، سیرت ابن ہشام)

سواری کی گویائی:

ایک روایت میں ہے کہ حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ اس وقت میرا خچر بولا اور اس نے کہا خدا کی قسم میرا معاملہ تو عجیب سے عجیب اور خاص سے بھی زیادہ خاص ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے موت کے بعد یعنی کہ انتہائی کمزوری کے بعد دوبارہ زندہ کیا اور کمزوری کے بعد مجھے طاقت اور قوت عطا فرمائی اور پھر اس کے بعد آپ ﷺ کی سواری نے کہا کہ اے بنی سعد کی عورتو! تمہارا برا ہو تم بڑی غفلت اور بے خبری میں ہو۔ کیا تم جانتی ہو کہ میری کمر پر کون ہے؟ میری کمر پر وہ ہیں جو بہترین نبی ہیں۔ نبیوں کے سردار ہیں۔ اگلوں اور پچھلوں سب میں بہترین انسان ہیں اور پروردگار عالم کے محبوب ہیں۔ (سیرت حلبیہ)

آپ کی وجہ سے ناگویاؤں کو گویائی ملی
آپ کی وجہ سے ناتواؤں کو توانائی ملی

خوشبوئیں:

حضور نبی اکرم ﷺ کسی چیز کو بھی بغیر بسم اللہ پڑھے ہاتھ نہیں لگاتے تھے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں کہ جب میں رسول اللہ ﷺ کو لے کر اپنے گھر میں داخل ہوئی تو قبیلہ بنی سعد کے گھروں میں کوئی گھر ایسا نہیں رہا جس میں سے ہمیں مشک کی سی خوشبو نہ آنے لگی ہو اور اس طرح لوگوں کے دلوں میں آپ ﷺ کی محبت اور آپ ﷺ کی برکت کا اعتقاد جم گیا۔ یہاں تک کہ اگر کسی شخص کے جسم پر کوئی تکلیف ہو جاتی تو وہ آپ ﷺ کے پاس حاضر ہو کر آپ ﷺ کا ہاتھ تکلیف کی جگہ پر رکھ دیتا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی تکلیف اسی وقت ختم ہو جاتی اور اسی طرح اگر کسی کا اونٹ یا بکری بیمار ہو جاتے تو اسے بھی حضور ﷺ کے پاس لا کر آپ ﷺ کا دست مبارک اس پر لگا

Scanned with CamScanner

دیتے اور وہ جانور فوراً تندرست ہو جاتا (سیرت حلبیہ)

یہ کون آیا کہ ہے ارض و سما پر وجد سا طاری
یہ کون آیا کہ چشمہ فیض کا ہے آج بھی جاری
یہ کون آیا کہ جس کو حاصل کون و مکان کہیے
یہ کون آیا کہ جس کو ہر صدی کا چشمہ فیض کہیے

شیما کی خوش نصیبی:

حلیمہ سعدیہ کا گھرانہ کل چھ افراد پر مشتمل تھا۔ مائی حلیمہ کی بیٹی شیما آقائے نامدار ﷺ کی دیکھ بھال میں اپنی ماں کا ہاتھ بٹاتی۔ اور ہر طرح سے آپ ﷺ کا خیال رکھتی۔ سرتاج الانبیاء ﷺ کو نہلاتی، کپڑے پہناتی، آنکھوں میں سرمہ لگاتی اور آپ ﷺ کو کھیلاتی اور یہ شعر پڑھا کرتیں تھی:

يا ربنا ابق لنا محمدا، حتى اراه يافعا وامردا

اے اللہ محمد ﷺ کو باقی رکھ، یہاں تک کہ ہم ان کو جوان دیکھیں۔

خوشیاں مناؤ لوکو بھاگاں والی رات آئی
آمنہ دی گود وچ جگ دی برات آئی
دکھیاں دے دکھ ٹلے موسم آیا اے بہار دا
آمنہ دا چن چڑھیا وار اے سوموار دا
وارے وارے جایئے اسیں مکے دے یتیم توں
مٹھڑی زبان والے دلاں دے حکیم توں
رنگے گئے اوہ جنہاں در ملیا سرکارؐ دا
آمنہ دا چن چڑھیا وارا ے سوموار دا

شیما پر رحمت کی نظر:

سرکار دوعالم ﷺ کچھ بڑے ہوئے تو اپنی رضائی بہن شیما کے ساتھ مانوس ہو گئے۔

Scanned with CamScanner

ایک مرتبہ کھیلتے کھیلتے شیما نے حضور ﷺ کو تنگ کیا تو آپ ﷺ نے شیما کے کندھوں پر اس زور سے کاٹا کہ دانتوں کے نشان پڑ گئے۔ یہ زحمت نصف صدی بعد شیما کے لئے باعثِ رحمت بن گئی۔

فتح مکہ کے بعد غزوہ ہوازن میں شیما اپنے قبیلہ کے چھ ہزار افراد کے ہمراہ قیدی بن کر آئی۔ شیما نے آنحضرت ﷺ سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا تو انہیں دربار رسالت میں پیش کیا گیا۔ سرکار دو عالم ﷺ نظریں جھکائے بیٹھے تھے کہ شیما نے باآواز بلند کہا! میرے بھائی ذرا نظر اٹھا کر دیکھو میں تمہاری بہن شیما ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا ثبوت شیما نے آگے بڑھ کر اپنے کندھے سے کپڑا ہٹایا اور وہ زخم دکھایا جو بچپن میں سرکار دو جہاں ﷺ کے کاٹنے سے ہوا تھا۔ رحمت دو عالم ﷺ نے یہ نشان دیکھا تو اپنی رضاعت کا زمانہ یاد آ گیا۔ آپ ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ فوراً اٹھے اپنے کندھوں سے کملی اتار دی۔ رحمت کی یہ چادر زمین پر بچھا دی۔ حلیمہ سعدیہ کی بیٹی اور اپنی رضائی بہن کو اس پر بٹھایا۔ کتنی خوش نصیب تھی شیما کہ دربار نبوت میں رحمت کی چادر دوسروں کے سروں پر دی جاتی تھی لیکن آج پہلا موقعہ تھا کہ اپنی رضائی بہن کے اکرام میں وہ رحمت کی چادر زمین پر بچھا دی گئی۔ شیما نے کہا بہنیں بھائیوں کے پاس بڑے مان کے ساتھ آیا کرتی ہیں میں تو وہ بہن ہوں جو آپ ﷺ کو نہلایا کرتی تھی، کپڑے پہنایا کرتی تھی، آپ ﷺ کی آنکھوں میں سرمہ لگاتی تھی، پھر آپ ﷺ کو چومتی تھی، سینے سے لگاتی تھی، کبھی گود میں اٹھاتی تھی، کبھی آغوش میں بٹھاتی تھی، میرے قبیلہ کے چھ ہزار افراد آپ ﷺ کے قیدی ہیں۔ میں ان کو چھڑانے کے لئے اپنے پیارے بھائی کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ آنحضرت سارے قیدی اور مال غنیمت صحابہ میں تقسیم کر چکے تھے، آپ ﷺ نے شیما سے فرمایا تم نے آنے میں بہت دیر کر دی لیکن میں اپنی بہن کو خالی ہاتھ نہیں بھیجوں گا۔ نبی کریم ﷺ نے صحابہؓ کے سامنے اعلان کیا کہ بنی ہوازن کے وہ قیدی جو میرے حصہ میں آئے ہیں واپس کرتا ہوں۔ یہ دیکھ کر مہاجرین وانصار نے بھی آپ ﷺ کی تقلید کرتے ہوئے نہ صرف بٹے ہوئے غلاموں اور لونڈیوں کو واپس کر دیا بلکہ مال غنیمت بھی واپس کر دیا۔ شیما نے رحمت کائنات ﷺ کا یہ انداز کرم دیکھا تو اپنے ہزاروں قبیلہ والوں کے ساتھ آپ ﷺ کے ہاتھوں پر اسلام قبول کر لیا۔ (سیرت المصطفیٰ)

کیا کیا ساتھ لے کے آئے

سید الاوّلین والآخرین آئے سید الرّسل آئے ختم الرّسل آئے سید الکل آئے سید الاتقیاء سید الانبیاء آئے تو کیا لے کے آئے۔

Scanned with CamScanner

- وہ آئے تو آدم علیہ السلام کی انابت لے کے آئے۔
- نوح علیہ السلام کی استقامت لے کے آئے۔
- ابراہیم علیہ السلام کی خلیلی لے کے آئے۔
- موسیٰ علیہ السلام کی کلیمی لے کے آئے۔
- یعقوب علیہ السلام کا حزن لے کے آئے
- ادریس علیہ السلام کا درس لے کے آئے۔
- صالح علیہ السلام کا تقوی لے کے آئے۔
- اسماعیل علیہ السلام کا جذبہ لے کے آئے۔
- شعیب علیہ السلام کی شرافت لے کے آئے۔
- یوشع علیہ السلام کی اطاعت لے کے آئے۔
- سلیمان علیہ السلام کی حکومت لے کے آئے۔
- یوسف علیہ السلام کا حسن لے کے آئے۔
- ھود علیہ السلام کی ہدایت لے کے آئے۔
- لوط علیہ السلام کی پاکدامنی لے کے آئے۔
- اسحاق علیہ السلام کا زہد لے کے آئے۔
- ہارون علیہ السلام کی نرمی لے کے آئے۔
- داؤد علیہ السلام کی خلافت لے کے آئے۔
- یحییٰ علیہ السلام کا حلم لے کے آئے۔
- زکریا علیہ السلام کا ذوق عبادت لے کے آئے۔
- ایوب علیہ السلام کا صبر لے کے آئے۔

عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات لے کے آئے۔سب سے زیادہ علم لے کر آئے۔سب سے زیادہ فقاہت لے کے آئے۔تمام رسولوں کے کمالات اوصاف معجزات لے کے آئے۔یہ پہلے انبیاء کے اوصاف تھے جو حضور نبی اکرم ﷺ لے کے آئے۔

حضور آئے تو کیا کیا ساتھ نعمت لے کے آئے ہیں
اخوت علم و حکمت آدمیت لے کے آئے ہیں

Scanned with CamScanner

- حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے لیے صداقت لے کے آئے۔
- حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے عدالت لے کے آئے۔
- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے سخاوت لے کے آئے۔
- حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے شجاعت لے کے آئے۔
- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے لیے فقاہت لے کے آئے۔
- حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے لیے شہادت لے کے آئے۔
- حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے لیے امین الامۃ کا لقب لے کے آئے۔
- حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے لیے سیف اللہ کا لقب لے کے آئے۔
- حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے لیے اسد اللہ کا لقب لے کے آئے۔
- حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کے غسیل الملائکہ کا لقب لے کے آئے۔
- حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے وحی کی کتابت لے کے آئے۔
- حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے لیے مسجد نبوی کی اذان لے کے آئے۔
- سارے صحابہؓ کے لیے رضی اللہ عنہم کا سٹرفکیٹ لے کے آئے۔
- حضرت سعید بن جبیرؒ کے لیے عزیمت لے کے آئے۔
- حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے لیے فقاہت لے کے آئے۔
- حضرت امام شافعیؒ کے لیے تقویٰ لے کے آئے۔
- حضرت امام مالکؒ کے لیے حق گوئی لے کے آئے۔
- حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے لیے استقامت لے کے آئے۔
- حضرت امام ابن تیمیہؒ کے لیے جرأت لے کے آئے۔
- حضرت مجدد الف ثانیؒ کے لیے جہد مسلسل لے کے آئے۔
- حضرت شاہ ولی اللہؒ کے لیے بصیرت لے کے آئے۔
- حضرت سید احمدؒ اور حضرت شاہ اسماعیلؒ کے لیے شہادت لے کے آئے۔
- حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ کے لیے علم وحکمت لے کے آئے۔
- حضرت مولانا شیخ الہندؒ محمود حسن کے لیے غیرت لے کے آئے۔
- حضرت مولانا الیاس دھلویؒ کے لیے دعوت تبلیغ لے کے آئے۔

Scanned with CamScanner

- حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ کے لیے تڑپ لے کے آئے۔
- حضرت مولانا حسین احمدؒ کے لیے شوق شہادت لے کے آئے۔
- حضرت مولانا حق نوازؒ کے لیے صحابہؓ کا عشق لے کے آئے۔
- حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقیؒ کے لیے خطابت لے کے آئے۔
- حضرت مولانا اعظم طارقؒ کے لیے استقامت وشہادت لے کے آئے۔

اور تو اور دیوبندیوں کے لیے دین کے ہر محاذ پر دفاع لے کے آئے۔

حضور آئے تو کیا کیا ساتھ نعمت لے کے آئے ہیں
اخوت، علم و حکمت آدمیت لے کے آئے ہیں
رہے گا یہ قیامت تک سلامت معجزہ ان کا
وہ قرآن مبین نور ہدایت لے کے آئے ہیں
خدا نے رحمۃ للعلمین خود ان کو فرمایا
قسم اللہ کی رحمت ہی رحمت لے کے آئے ہیں
خدا نے دین کامل کر دیا ہے اے امیں ان پر
محمد ﷺ پرچم ختم نبوت لے کے آئے ہیں

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

ادارہ تالیفاتِ ختمِ نبوت کی مطبوعات

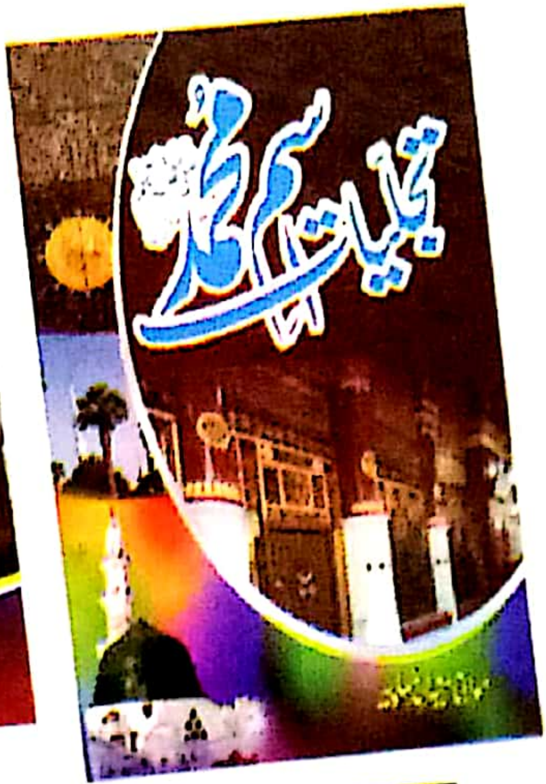

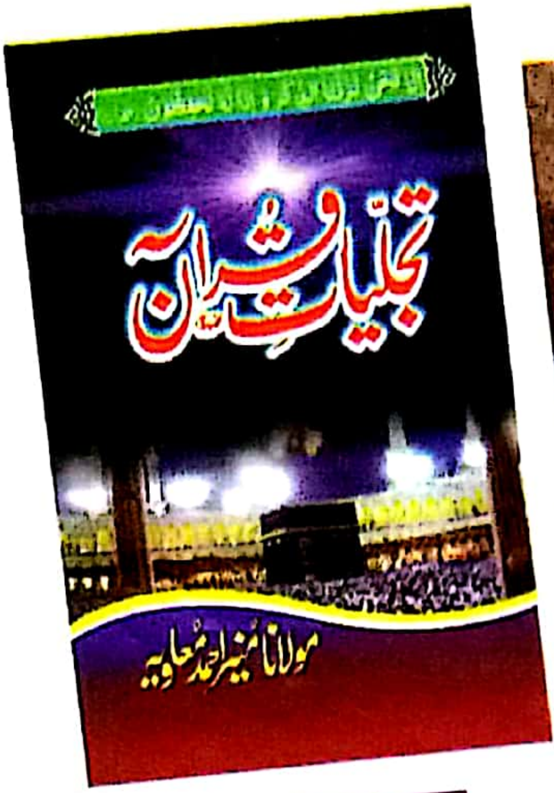

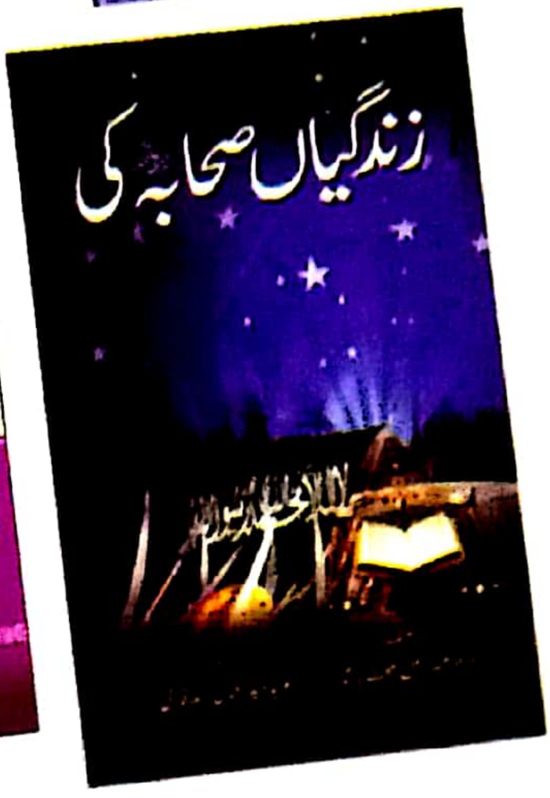

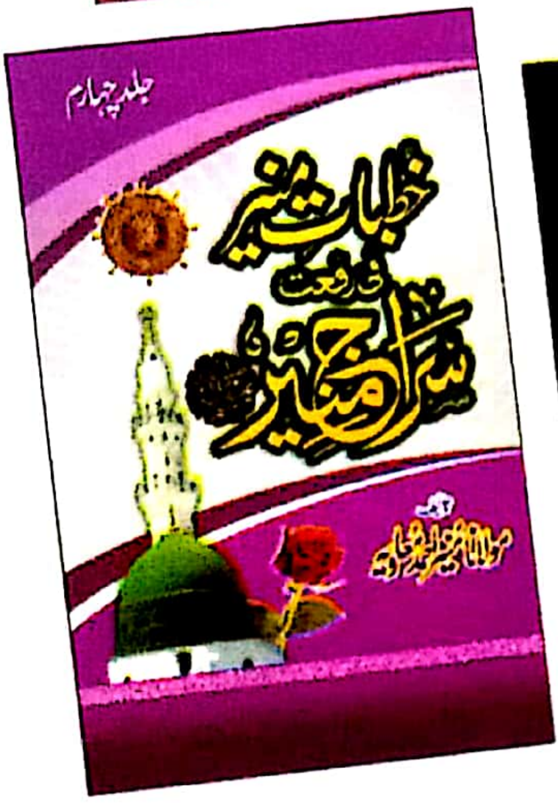

Scanned with CamScanner